Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (آل عمران ۷۴) — وَعَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل ۸۰)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم - جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ اعلیٰ پیسے

جلد ۵۸/۲۴	۵ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ ۲۳ ہجرت ۱۳۴۸ش ۲۳ مئی ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۱۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے

اس کے ذریعہ انسان ان جذبات اور خیالات کو دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں

"وَاِنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یاد رکھو کہ دو چیزیں اس امت کو عطا فرمائی گئی ہیں ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں امداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جیسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنی ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچکر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں۔ ایک سمی مادہ ہے جس کا مؤکل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے۔ جب انسان تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا تو سمی قوت غالب آجاتی ہے لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کی روح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے اور یہی استغفار کے معنی ہیں۔ یعنی یہ کہ اس قوت کو پا کر زہریلے مواد پر غالب آجاوے۔

غرض اس کے معنی یہ ہیں کہ عبادت پر دل قائم رہو۔ اول رسول کی اطاعت کرو۔ دوسرے ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد چاہو۔ ہاں پہلے اپنے رب سے مدد چاہو جب قوت مل گئی تو ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یعنی خدا کی طرف رجوع کرو۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۲۲ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ضروری اطلاع:۔ آئندہ اتوار ۲۵ ہجرت ۱۳۴۸ش (۲۵ مئی ۱۹۶۹ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بعض دیگر جماعتی مصروفیات کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عام ملاقات نہیں ہو سکیگی۔ احباب مطلع رہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

-• لاہور (بذریعہ تار) مکرم محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے فرزند یوسف بقاپوری سلمہ کو اپنے فضل سے دختر عطا فرمائی ہے نومولودہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مرحوم کی پوتی اور حضرت مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم کی پڑنواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین۔

-• چندہ اشاعت لٹریچر اور چندہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ کے دو ضروری چندے ہیں۔ ان کی شرح کم از کم ایک ایک روپیہ فی رکن سالانہ ہے۔ یہ شرح اتنی قلیل ہے کہ جسے پورا کرنا کسی بھی رکن پر مشکل نہیں۔ دوستوں کو یہ چندے فوری ادا کر دینے چاہئیں۔ تاکہ مرکز مفید کام کر سکے۔ اور آپ کا فرض بھی پورا ہو جائے جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی

احباب کی خدمت میں بطور یاد دہانی گزارش ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی ادائیگی کے لئے آخری تاریخ ۳۰ جون ہے۔ اس لئے جن دوستوں کے وعدہ میں سے کوئی بقایا قابل ادا ہے۔ وہ براہ مہربانی ۳۰ جون سے قبل ادا فرما دیں انکم ٹیکس ادا کرنے والے احباب انکم ٹیکس کے استثناء کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

عہدہ داران کی خدمت میں آکید عرض ہے کہ وعدوں کی بقایا رقم جلد از جلد وصول کرنے کی سعی فرما دیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ہجرت ۱۳۴۸ ہش

بنیادی اصول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کی دعوت پر "اسلام کا اقتصادی نظام" کے موضوع پر ایک خطاب فرمایا تھا جو کتابی صورت میں اسی نام سے شائع کیا گیا ہے۔ جس کا دیدہ زیب ایڈیشن حال ہی میں نظارت اصلاح وارشاد نے شائع کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اصل موضوع کی وضاحت کرنے سے پہلے اس بات کو واضح فرمایا ہے۔ کہ اسلام کے ہر قسم کے نظام کی بنیاد اس امر پر ہے کہ اصل بادشاہت اور ملکیت اس مالک حقیقی کی ہے جس نے یہ کائنات بنائی ہے اور جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اسلام اپنے تمام سیاسی، اقتصادی اور تمدنی اور دیگر ہر قسم کے نظاموں کی بنیاد اس امر پر رکھتا ہے کہ بادشاہت اور مالکیت خدا تعالےٰ کو ہی حاصل ہے۔ چنانچہ سورۃ زخرف رکوع سات میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تَبٰرَكَ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (الزخرف ۸۶) یعنی بہت برکت والا وہ خدا ہے جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اسی طرح جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ بھی اسی کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ اور ان چیزوں کا اپنے مقصد اور مدعا کو پورا کر کے جب فنا کا وقت آئے گا تو اس کا علم بھی اسی کو ہے۔ اور پھر آخر ہر چیز خدا کی طرف ہی جانے والی ہے۔ اس آیت میں قرآن کریم نے یہ بات پیش کی ہے کہ درحقیقت آسمان اور زمین خدا تعالےٰ کی ملکیت ہیں اور ہر چیز جو یہاں زندگی گزار رہی ہے اس کا منتہیٰ اور مرجع خدا تعالےٰ کی ذات ہے۔

اگر کوئی شخص کسی امر کا ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ یا کوئی امانت اس کے سپرد کی جاتی ہے۔ تو وہ اس ذمہ داری کی ادائیگی اور اس امانت میں خیانت نہ کرنے کے متعلق امانت سپرد کرنے والے کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ شخص جو آزاد ہوتا ہے اپنے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ میں جس طرح چاہوں کروں۔ میں کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہوں۔ پس قرآن کریم نے اس آیت میں یہ بتایا ہے۔ کہ دنیا جہان کی حکومتیں بادشاہتیں اور اقتدار چونکہ خدا تعالےٰ کے قبضہ میں ہیں۔ اور اس کی طرف سے بطور امانت انسانوں کے سپرد ہیں۔ اس لئے سب انسان بادشاہتوں اور ظاہری ملکیتوں کے متعلق اپنے آپ کو آزاد نہیں سمجھ سکتے۔ وہ بظاہر بادشاہ یا بظاہر مالک ہیں۔ لیکن حقیقت میں خدا تعالےٰ کی طرف سے متولی ہیں۔ اس لئے جب وہ خدا تعالےٰ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ انہیں ان امانتوں کے صحیح مصرف کے بارے میں اللہ تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہونا ہوگا۔"

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۷۶)

اس سے واضح ہے کہ اسلام کا اقتصادی نظام بنیادی لحاظ سے تمام اقتصادی نظاموں سے جو انسان اپنی عقل کے زور سے بناتے ہیں۔ بالکل مختلف ہے۔ بات واضح ہے کہ انسانی عقل چونکہ محدود ہے اور انسانی زندگی کی گہرائیوں تک رسائی نہیں رکھتی۔ اس لئے جو نظام بھی اس کے سہارے پر بنایا جائے گا اس میں خامیاں ہونی لازمی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک انسان جو محض اپنی عقل سے دنیا کے اقتصادی معاملات کو حل کرنا چاہتے ہیں کوئی ایسا نظام نہیں ڈھال سکے۔ جو بحیثیت مجموعی ان مسائل کو حل کر سکے۔ جو نظام بھی آج تک بنائے گئے ہیں۔ ان میں ہر وقت ترمیمیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور اس میں ہمیشہ ایسی خامیاں رہ جاتی ہیں جو اس نظام کو زیر عمل لاتے وقت کھلتی رہتی ہیں۔

اس لحاظ سے ہمارے عقیدہ کے مطابق جو نظام خود اللہ تعالےٰ نے متعین فرمایا ہے۔ وہی معیاری اقتصادی نظام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زندگی کے ہر پہلو پر جو ظاہر یا مخفی صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہی حاوی ہو سکتی ہے تاہم اس کے یہ معنی نہیں کہ ایسا نظام عقل کی میزان پر تولا نہیں جا سکتا قرآن کریم کی صداقتیں ایسی ہیں۔ جن کے لئے خود اللہ تعالےٰ انہیں عقل سے سمجھنے کی اپیل جا بجا قرآن کریم میں کرتا ہے۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس تم عقلمندی سے کام نہیں لیتے۔ قرآن کریم کا عام انداز بیان ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو جو نظام بھی دیا ہے وہ بشریت کی حدود کو ملحوظ رکھ کر دیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ ماحول میں نے اس لئے بیان کیا ہے۔ کہ کوئی چیز اچھے ماحول کے بغیر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اچھی سے اچھی گٹھلی لو اور اسے زمین میں دبا دو جو اس کے مناسب حال نہ ہو۔ یا گٹھل کو اگانے کی قابلیت اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ تو وہ کبھی اچھا درخت پیدا نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر ماحول اچھا ہو تو معمولی اور ادنےٰ بیج بھی نشو و نما حاصل کر لیتا ہے۔ پس یہ وہ ماحول ہے جو اسلام نے پیش کیا اور ایسے ہی ماحول میں پبلک کے مفید مطلب اقتصادی نظام چل سکتا ہے۔"

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۱۹)

اس سے واضح ہے کہ جب تک اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان نہ ہو اور اس امر پر ایمان نہ ہو کہ اس نے انسانوں کی ہدایت کے لئے رسول بھیجے ہیں۔ اسلام کے اقتصادی نظام کو اپنانا اور اس سے وہ نتائج حاصل کرنا جو اس کے ساتھ لازم ملزوم ہیں ممکن نہیں۔ البتہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو عقل دی ہے۔ اس عقل سے کام لے کر بھی ہم اس نظام سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن حقیقی فائدہ وہی حاصل کر سکتے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور قرآن کریم کو اللہ تعالےٰ کا کلام مانتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس نظام سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کے پہلے ان لوگوں کو جو اس کو اپنانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے وجود پر کامل ایمان پیدا کرنا چاہیئے۔ ورنہ عقل ہرزہ کار تو اکثر نفس امارہ کا شکار ہو جاتی ہے۔ اور منزل کی راہ سے بھٹک سکتی ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دین سراسر خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے

عَنْ تَمِيْمِ ابْنِ اَوْسِ الدَّارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ (مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ۔ حضرت تمیم داریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین سراسر خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کی کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی۔ اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان کے خلوص کا تعلق رکھنا۔

توبہ و استغفار کی اہمیت

(مکرم انعام الحق صاحب کوثر۔ ربوہ)

(۳)

توبہ

توبہ کی حقیقت

توبہ کے معنے گناہ کو اس کی بدنمائی اور برائی کی وجہ سے ترک کرنا اور اس پر انتہائی نادم ہونا۔ اور اسکے دوبارہ نہ کرنے پر پورا عزم کرنا۔ اور جہاں تک ممکن ہو اصلاح کرنا۔ نیز تَابَ یَتُوْبُ تَوْبَۃً وَمَتَابَۃً کے معنے عمدہ طریق سے باز آیا۔

(مفردات صـ۶۴۲)

جب بندہ گناہوں میں لت پت ہو جاتا ہے یا کبھی کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو اس کے کفارہ کے طور پر اللہ تعالےٰ نے توبہ کو رکھا ہے۔ یعنی انسان اللہ تعالےٰ کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے معافی کا خواستگار ہو، اپنے کئے پر نادم ہو۔ اور آئندہ گناہوں کے ارتکاب سے باز رہنے اور نیکیاں بجالانے کا عزم کرے۔ توبہ کے معنے اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کے بھی ہیں۔ گویا کہ جب تک انسان اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا نہ کرے توبہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں توبہ کے اس معیار کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ۔

(مائدہ : ۴۱)

گویا کہ توبہ اپنے اندر اصلاح اور نیک تبدیلی چاہتی ہے ورنہ توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر اس نے حقیقی توبہ کر لی تو وہ سمجھ لے کہ اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دئے گئے۔ جیسا کہ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (ابن ماجہ)

گناہوں کا اعتراف کر لینا اور اس پر نادم ہونا نیز گناہوں سے بچنے کا عزم کر لینا۔ گناہ کے نہ کرنے کے برابر ہے اس لئے ہر انسان کو چاہیئے کہ وہ توبہ کرے تا اس کے گناہ بخشے جاویں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ توبہ بچوں کا کھیل نہیں کہ اُدھر گناہ کیا ادھر توبہ کر لی۔ پھر وہی گناہ کیا اور توبہ کر لی۔ اور پھر وہی گناہ کیا اور توبہ کرنے بیٹھ گئے۔ توبہ کے بعد حتی المقدور اس گناہ سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہاں توبہ کے یہ معنے نہیں کہ انسان زبان سے توبہ توبہ کہہ لیوے بلکہ ایک شخص تائب اسی وقت کہا جاتا ہے کہ گزشتہ حالات پر نادم ہو کر آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ پھر یہ کام ہرگز نہ کرے گا اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتا ہے اور جن شہوات اور عادات وغیرہ کا وہ عادی ہوتا ہے ان کو چھوڑتا ہے اور تمام یار دوست، گلی کوچے اسے ترک کرنے پڑتے ہیں کہ جو کا معاصی کی حالت میں اس سے تعلق تھا۔ گویا توبہ ایک موت ہے جو وہ اپنے اوپر وارد کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ۱۳۳، ۱۳۴)

انسان کو چاہیئے کہ وہ توبہ کرنے میں جلدی سے کام لے کیونکہ موت کا کچھ علم نہیں اس لئے جب بھی گزشتہ گناہوں کا خیال آوے یا کوئی گناہ صادر ہو جائے فوراً توبہ کرنی چاہیئے اور کسی قسم کی تاخیر نہیں کرنی چاہیئے جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

(سورۃ النساء : ۱۸)

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقتِ پیری گرگِ ظالم مے شود پرہیزگار

لہٰذا توبہ میں جلدی کرنی چاہیئے کیونکہ اگر خدانخواستہ موت کا وقت آ گیا تو پھر توبہ کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۔

(سورۃ النساء : ۱۹)

ایک حدیث میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی توبہ اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک کہ اس کی موت کا وقت نہ آ جائے۔ جیسا کہ فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ۔

(ترمذی جلد دوم کتاب الدعوات)

توبہ کی شرائط

گناہوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہوتا ہے۔ دوسرے وہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہوتا ہے۔

پہلی قسم کے گناہوں کے بخشنے کے لئے سب سے "پہلی شرط" حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے وہ "اقلاع" ہے۔ یعنی انسان اپنی اصلاح کرے اور ان بُرے خیالات سے بچے جو گناہ کا محرک ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالاتِ فاسدہ و تصوراتِ بد کو چھوڑ دے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۱۳۲)

دوسری شرط آپ نے "ندم" بیان فرمائی ہے یعنی اپنے گناہوں پر نادم اور پشیمان ہونا۔ انسان جب اپنے گناہوں پر پشیمان ہوگا تو آئندہ کبھی بھی وہ ایسا کام نہ کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اول اقلاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالاتِ فاسدہ و تصوّرات بے ہودہ کا قلع قمع کرے جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جائے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۱۳۳)

تیسری شرط آپ نے "عزم" بیان فرمائی ہے یعنی یہ عزم اور پختہ ارادہ کرے کہ خواہ جان ہی کیوں نہ ضائع ہو جائے پھر ایسا گناہ نہ کرے گا جیسا کہ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"توبہ کے معنے یہ ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔"

(چشمہ معرفت صـ۱۸۱)

نیز عزم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان آئندہ کے لئے نیکیوں کا عزم کرے کیونکہ نیکیاں گناہ کے داغ کو دھو ڈالتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ

السَّیِّاٰتِ۔ (ہود : ۱۱۵)

حضرت امام نووی رضی اللہ عنہ نے اپنی تالیف ریاض الصالحین میں مذکورہ بالا توبہ کی شرط کو بہت احسن پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ فرمایا ہے:۔

فَاِنْ کَانَ الْمَعْصِیَۃُ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ اٰدَمِیٍّ فَلَھَا ثَلَاثَۃُ شُرُوْطٍ اَحَدُھَا اَنْ یُّقْلِعَ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ وَالثَّانِیْ اَنْ یَّنْدَمَ عَلٰی فِعْلِھَا وَالثَّالِثُ اَنْ یَّعْزِمَ اَنْ لَّا یَعُوْدَ اِلَیْھَا اَبَدًا۔

(ریاض الصالحین صـ۱۱)

اگر حقوق العباد میں کوتاہی کی ہو تو ان مندرجہ بالا تین شرائط کو پورا کرنے کے علاوہ یہ شرط بھی ہو گی کہ وہ حقدار کا حق ادا کرے کیونکہ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ حقوق العباد میں کوتاہی بھی قبولیتِ توبہ میں حائل ہو جاتی ہے۔ حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ نے اس چوتھی شرط کا یوں ذکر کیا ہے:۔

وَاِنْ کَانَ الْمَعْصِیَۃُ تَتَعَلَّقُ بِاٰدَمِیٍّ فَشُرُوْطُھَا اَرْبَعَۃٌ ھٰذِہِ الثَّلَاثَۃُ وَاَنْ یَّبْرَاَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِھَا۔ فَاِنْ کَانَتْ مَالًا اَوْ نَحْوَہٗ رَدَّہٗ اِلَیْہِ وَاِنْ کَانَ حَدَّ قَذْفٍ اَوْ نَحْوَہٗ مَکَّنَہٗ مِنْہُ اَوْ طَلَبَ عَفْوَہٗ وَاِنْ کَانَتْ غِیْبَۃً اِسْتَحَلَّہٗ مِنْھَا۔

(ریاض الصالحین صـ۱۱)

قبولیتِ دعا:۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک عاصی اپنی گناہ آلود زندگی کو ترک کرتے ہوئے توبہ کرتا ہے تو پھر کیا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے یا نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ توبہ ضرور قبول کرتا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ۔

(توبہ : ۱۰۴)

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ۔

(ترمذی جلد دوم کتاب الدعوات)

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابنِ آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں تب بھی اگر تُو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو مَیں بخش دوں گا۔ اسی طرح حضرت ابوموسیٰ عبداللہ ابن قیس الاشعری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا۔

(مسلم شریف)

معلوم ہوا ہے کہ اگر انسان حقیقی طور پر توبہ کرے تو ضرور قبول ہو گی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

"اس کا قانون جو قدیم سے بندھا چلا آتا ہے یہی ہے کہ ناقص لوگ جو بمقتضائے اپنے ذاتی نقصان کے گناہ کریں وہ توبہ اور استغفار کر کے بخشے جائیں۔"

(براہین احمدیہ صـ۵۷ حاشیہ)

اسی طرح حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کا قدیم سے قانون قدرت ہے کہ وہ توبہ اور استغفار کرنے سے گناہ معاف کرتا ہے۔" (چشمہ مسیحی صـ۷۱)

اکثر انسانوں کا ابتدائی زمانہ نہایت تاریک ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ توبہ کر کے گناہوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ اور پھر نیکیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ لیکن اگر توبہ قبول نہ ہوتی تو کوئی بھی نجات نہ پا سکتا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے توبہ کرتے ہوئے فرمایا

اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔

(الاعراف : ۲۴)

گویا کہ نجات کے لئے توبہ کے دروازے سے داخل ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہیں کرتا تو گویا کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہی نہیں کہ وہ کسی کو نجات دے۔ کیونکہ کسی کا صلیب پر چڑھنا کسی کے گناہوں کا کفارہ نہیں بن سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ "لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی" ویسے بھی عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ جرم زید کرے اور سزا بکر کو ملے۔ کیا یہ عدل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ چنانچہ یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنے بندوں کی نجات کے لئے ایک دروازہ کھول رکھا ہے۔ اور وہ توبہ کا ہی دروازہ ہے۔

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

وعدہ جات فضلِ عمر فاؤنڈیشن ۳۰ جون تک سو فیصدی ادا کئے جائیں

جماعتِ احمدیہ لائلپور کا قابلِ تقلید نمونہ

جماعت احمدیہ لائل پور نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک کے وعدہ جات کی سو فیصدی وصولی کے لئے جو پروگرام بنایا تھا کہ وہ بقایا کو چار ماہ میں (مارچ تا جون) کم از کم برابر اقساط سے یعنی جو چار ہزار روپیہ ماہوار ہے وصولی کر کے داخل خزانہ کریں گے اس پر وہ بفضلہ تعالیٰ کاربند ساتھ گامزن ہیں۔ امیر صاحب محترم نے بقایا دار احباب کو اس کے لئے خاص توجہ دلائی۔ اور تحریک فرمائی ہے کہ احباب ماہ مئی کے اندر ہی اپنے اپنے سب بقائے ادا کر دیں۔ اور یہ بھی پیشکش فرمائی کہ جو احباب فوری طور پر ادائیگی کا انتظام نہ کر سکتے ہوں وہ ان کے لئے قرض کا انتظام کر دیں گے۔ اور اس قرض کی واپسی وہ بعد میں کر دیں۔ محترم امیر صاحب نے دوسرے عہدیداروں کے ساتھ مل کر پروگرام بنایا ہے کہ انشاء اللہ ماہ مئی ختم ہونے سے پیشتر وہ تمام احباب سے بقایا وعدہ جات وصول کر کے داخل خزانہ کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس میں کامیابی عطا فرمائے۔

دیگر جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اور عہدیداران کے لئے بھی جماعت احمدیہ لائل پور کا یہ انتظام قابلِ تقلید ہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ دوستوں کے لئے دوہری سہولت ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ بجٹ سے وہ ۳۰ اپریل تک سبکدوش ہو چکے ہیں اور وہ فائنڈیشن کے بقایا کی ادائیگی میں کامل توجہ دے سکتے ہیں۔ نئی فصل برداشت ہو چکی ہے اور اس کی آمد سے عطیہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن بسہولت ادا کر سکتے ہیں۔ امید ہے احباب اور عہدیداران اس طرف فوری اور خاص توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یاد رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدے ۳۰ جون تک کامل طور پر ادا کر دئے جائیں۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

برادرم خان شمس الدین خان صاحب مرحوم کی یادیں

(محترم مولوی سمیع الدین صاحب پشاور)

میرے برادر اصغر خان شمس الدین خان صاحب مرحوم ۴ ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوئے۔ ان کا نام شمس الدین رکھا گیا۔ وہ مجھ سے چودہ سال چھوٹے تھے۔

والد بزرگوار حافظ حاجی نور محمد صاحب نقشبندی پیر تھے اور کوٹھا والے حضرت سید امیر علی صاحب کے مرید تھے۔ والد صاحب ان کے خلیفہ تھے۔ جب برادرم شمس الدین ۱۰ ماہ کے تھے۔ تو والد صاحب نینی تال چلے گئے۔ وہاں انتقال کر گئے۔ بوقت انتقال بھائی صاحب چار سال کے تھے اور موضع کوٹھہ شریف میں اپنی والدہ صاحبہ کے پاس رہتے تھے نینی تال سے واپسی پر میں نے بھائی صاحب مرحوم کو پرائمری سکول میں داخل کر دیا۔ پانچویں پاس کر کے آٹھویں تک مشن سکول میں اور دسویں تک اسلامیہ سکول میں پڑھتے رہے۔ دسویں پاس کرنے کے بعد خیبر ایجنسی میں کلرک لگ گئے۔ میں اپنے بھائی شمس الدین خان صاحب کو تبلیغ کرتا لیکن وہ کہتے کہ مجھے تنگ نہ کیا کریں۔ میں احمدی نہیں ہونا چاہتا۔ اس کے بعد میں نے ان کے لئے حضور کی خدمت میں بغرض دعا ہر تیسرے روز خط لکھنا شروع کر دیا۔ یہ سلسلہ چالیس یوم تک جاری رہا اور خود بھی دعائیں کرتا رہتا خدا تعالےٰ کی قدرت ہے کہ جمرود کے سٹیشن ماسٹر نے جو کہ احمدی تھے ایک دعوت کے موقع پر لنڈی کوتل کے تحصیلدار صاحب کو دعوت الامیر کتاب بطور تحفہ دی گھر آ کر تحصیلدار صاحب نے کتاب کھولی اور کہا کہ یہ تو قادیانیوں کی کتاب ہے میں اس کو نہیں پڑھوں گا۔ بلکہ اسے دریا میں پھینک دوں گا۔ اچانک اسے اپنے گاؤں سے بیوی اور بچے کی موت کی اطلاع ملی۔ اس نے کتاب الماری میں رکھدی اور الماری کی چابیاں بھائی مرحوم کو دے دیں۔ مرحوم بھائی نے الماری سے کتاب نکال کر پڑھنا شروع کی اور احمدیت کی طرف مائل ہونے لگے اور مجھ سے اور کتابوں کا مطالبہ کیا۔ مرزا عبد المجید صاحب ان دنوں ہمارے لائبریرین تھے۔ میں نے عبد المجید صاحب کو کہا کہ میرے بھائی کو احمدیت کی کتابیں دیا کریں۔ چنانچہ انہوں نے کتب دینا شروع کیں اور بھائی صاحب انہیں پڑھنے کے بعد احمدیت کی طرف راغب ہوتے چلے گئے۔ ایک دن ٹوپی کے صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم پشاور آئے۔ صبح کی نماز میں بھائی صاحب اور صاحبزادہ صاحب دونوں موجود تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے بھائی صاحب مرحوم سے پوچھا کہ آپ کو احمدیت کے متعلق تسلی ہو گئی ہے انہوں نے کہا ہاں صاحبزادہ صاحب نے جیب سے کارڈ نکال کر ان کی بیعت کا خط لکھ دیا اور کہا کہ تمہاری بیعت ہو گئی جب ہم تینوں مسجد سے باہر نکلے تو بھائی صاحب مکرم نے ماچس اور سگریٹ ہاتھوں میں مل کر پھینک دئے اور کہا کہ تم دونوں گواہ رہنا احمدیت کی تعلیم پر چل کر سگریٹ وغیرہ کے سب مشاغل چھوڑ دئے ہیں میں احمدیت کی تعلیم پر انشاء اللہ عمل کر کے دکھاؤں گا جمرود جانے پر تحصیلدار کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہو گیا ہے۔ اس کو سخت غصہ آیا۔ اندنوں ہر ہفتے سنیکڑوں رد پے غبن ہوا کرتا تھا جو سارا عملہ آپس میں بانٹ کر کھایا کرتا تھا۔ قبول احمدیت کے بعد بھائی صاحب مرحوم نے اس قسم کا روپیہ لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر تحصیلدار سخت ناراض ہوا اور بھائی صاحب کیلئے بہت مشکلات پیدا ہو گئیں۔ وہ تحصیلدار صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا دوست تھا۔ بھائی صاحب نے اپنی مشکلات کا ذکر صاحبزادہ صاحب سے کیا۔ وہ آئے اور تحصیلدار کو اچھی طرح سے سمجھا دیا کہ احمدی رشوت نہیں لیا کرتے۔ اسلئے ان کو رشوت لینے پر مجبور نہ کرو۔ اس طرح تحصیلدار کو راضی کر لیا۔ بھائی شمس الدین صاحب کام میں بہت محنتی اور دیانتدار تھے اپنے محکمہ میں ہیڈ کلرک ہو کر ریٹائر ہوئے آپ میں ایک خوبی یہ تھی کہ بہت دلیر تھے۔ اور ہر افسر ان کی سروس بک میں ان کی تعریف لکھتے رہے۔ ایک پولیٹیکل ایجنٹ نے تو مرحوم کی تعریف میں فل سکیپ سائز کے دو صفحے بھر دئے تھے۔ جبکہ ابھی مرحوم ہیڈ کلرک نہیں تھے محترم بھائی شمس الدین صاحب بہت دلیر تھے اور کبھی کسی سے مرعوب نہیں ہوتے تھے۔ جس بات کو حق سمجھتے تھے۔ اس پر سختی سے قائم ہوتے تھے۔ ان کے خلاف کئی سازشیں ہوئیں۔ ان کو نقصان پہنچانے کی بہت کوششیں کی گئیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ان سب کوششوں کو ناکام بنایا۔ مرحوم صاحب کشف اور الہام بھی تھے اپنے کئی کشوف و رویا بیان کئے۔ بطور نمونہ صرف ایک کے ذکر پر ہی اکتفا کرتا ہوں پنشن پانے کے بعد جس کارکردگی کی وجہ سے پانچ سال تک Extension ملتی تھی۔ لیکن باری باری سے ایک ایک سال کے لئے چنانچہ پہلے سال Extension منظور ہونے کے بعد انہوں نے دوسرے سال کے لئے درخواست دی جبکہ مرحوم پاڑہ چنار میں تھے پولیٹیکل ایجنٹ نے درخواست پر سفارش کی۔ اس وقت ریونیو کمشنر کا جو سیکرٹری تھا وہ احمدیوں کے سخت خلاف تھا وہ اس کی درخواست کو لے کر خود خود پاڑہ چنار گیا اور پولیٹیکل ایجنٹ سے کہا اس قادیانی میں تم نے کیا خوبی پائی ہے۔ جو اس کی سفارش کی ہے۔ اس کو کاٹ دو اور اس کے خلاف لکھو اس نے کہا اب میں لکھ چکا ہوں اور میں اپنی تردید کرنا اپنی بے عزتی سمجھتا ہوں۔ اس نے ناراض ہو کر کہا اچھا میں دیکھتا ہوں اس کو کیسے Extension ملتی ہے۔ اور اس نے خود اس کے خلاف رپورٹ لکھکر ریونیو کمشنر کو پیش کر دی اور اس نے وہ درخواست صوبہ سرحد کے وزیر اعظم کو بھیجدی۔ اس نے وہ درخواست اپنے پاس رکھ لی۔ مرحوم کو جب علم ہوا تو اللہ تعالےٰ سے دعا کی ان کو رویا میں بتایا گیا کہ باوجود مخالفت کے تم کو Extension ملے گی۔ دوسرے ہی دن بھائی شمس الدین سیکرٹری کے پاس پہنچے اسے کہا تم جتنا چاہو زور لگا لو تجھے Extension ملے گی مجھے خدا تعالےٰ نے بتایا ہے اور کوئی طاقت نہیں جو اسکو روک سکے۔ انہیں دنوں گورنر تبدیل ہو گیا۔ اور ان کی جگہ نیا گورنر آیا۔ تمام زیر تجویز مثلیں جو وزیر اعظم کے پاس تھیں۔ وہ گورنر کے سامنے فیصلے کے لئے پیش کی گئیں جن میں بھائی شمس الدین صاحب کی مثل بھی تھی۔ گورنر نے ایک سال کی بجائے چار سال کی Extension دے دی۔ اس طرح ان کی رویا پوری ہو گئی مرحوم ساری عمر جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ ان کی زندگی خدمت دین کے لئے وقف تھی۔

ع خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

درخواستہائے دعا

۱۔ بندہ کی بیوی بیمار ہے۔ نیز خاکسار کے کانوں میں چند دنوں سے تکلیف ہے لہذا کامل صحت کیلئے احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(میاں غلام محمد صاحب ہیڈ انسپکٹر ریلوے سکھر)

۲۔ میں امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہوں احباب جماعت میری کامیابی کے لئے اور دوسرے احمدی نوجوانوں کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

(سلطان احمد جاوید ۲۴ کریم پارک راوی روڈ لاہور)

۳۔ میرا بیٹا حوالدار محمد شفیع عرصہ ایک سال سے ایک کیس میں ماخوذ ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ التجا کرتا ہوں کہ عزیزم کے باعزت بری ہونے کے لئے خداوند تعالےٰ سے دعا فرمائیں۔ آمین

(خاکسار محمد دین قریشی۔ بمقام ادھو لال تحصیل و ضلع راولپنڈی)

۴۔ خاکسار کافی عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے اور صحت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ اور بہت کمزوری ہے۔ احباب جماعت سے صحت کی بحالی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(منشی محمد اسمٰعیل چنیوٹ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۵۷۰

میں نعمت بیگم زوجہ سلطان احمد صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ... ۳۲ روپے

۲- زیور مالیتی ... ۲۱۷ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہا:- نعمت بیگم

گواہ شد:- محمد اشرف ناصر مربی و امیر جماعت احمدیہ بہاولپور

گواہ شد:- سلطان احمد خاوند موصیہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۵۷۱

میں برکت الرحمان ولد عبد الرحمان صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- مکان پختہ واقع بہاولپور -/۳۳۳۳ روپے

۲- تین پلاٹ سفید زمین -/۳۳۳۳ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- برکت الرحمٰن

گواہ شد:- محمد اشرف ناصر مشاہد مربی سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ بہاولپور

گواہ شد:- رانا مبارک احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور

مسل نمبر ۱۹۵۷۲

میں شاہدہ بنت کموڈر رحمت اللہ صاحب قوم جٹ ہاجرہ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۸ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ سونے کا ایک کڑا انگوٹھیاں وغیرہ مالیتی -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہا:- شاہدہ ہاجرہ

گواہ شد:- میجر عزیز احمد چوہدری شاہ نواز لمیٹڈ۔ کراچی۔

گواہ شد:- شمیم یوسف کراچی

مسل نمبر ۱۹۵۷۳

میں حمیدہ بیگم زوجہ بشیر احمد خالد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۰۰ روپے

۲- زیور طلائی ۶ تولے ۱۰ ماشے ۴ رتی مالیتی ... ۶۶۰ روپے

۳- مشین سلائی ... ۱۰۰ روپے

۴- نقد رقم ... ۱۴۰ روپے

کل میزان -/۱۶۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے بیٹے کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہا:- ہاجرہ بی بی معرفت نیشنل کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ

گواہ شد:- محمد شریف سیکرٹری وصایا شریف جنرل سٹور اوکاڑہ

گواہ شد:- شیخ ظفر احمد جمال نیشنل کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ۔

ضروری اعلان برائے سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ

گذشتہ سات ماہ میں ناصرات الاحمدیہ کا چندہ -/۱۴۷۰ روپے وصول ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن وصولی صرف ۹۱۱ روپے ہوئی ہے۔ براہ کرم بہنات اس طرف فوری توجہ دیکر چندہ پورا کرنیکی کوشش کریں۔ شکریہ!

نیز ناصرات الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ شائع شدہ فارم پر بھجوایا کریں اگر کسی لجنہ کے پاس یہ فارم نہ ہوں تو اطلاع دے کر منگوالیں۔

اعزاز سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ

اعلان برائے بہنات اماء اللہ

ہمارے مالی سال کے سات ماہ گذر چکے ہیں مگر چندہ عمومی بجٹ مجوزہ سے -/۲۲۷۹ روپے کم اور چندہ ناصرات بجٹ مجوزہ سے ۴۷۸ روپے کم وصول ہوا ہے اسلئے تمام بہنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سستی ترک کرکے پوری توجہ اور محنت سے باقی پانچ ماہ میں اپنا بجٹ پورا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ کیونکہ لجنہ مرکزیہ کا بجٹ پورا کرنا آپ سب کا فرض ہے اور یہ آپ ہی کی محنت اور توجہ کا محتاج ہے

(رشیدہ حسین سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

چار بڑی طاقتیں اور عرب اسرائیل تنازعہ

نیویارک ۔ ۲۱ مئی ۔ مشرق وسطیٰ کے تنازعہ سے متعلق چار بڑی طاقتوں کی کانفرنس میں اب تک جو فیصلے کئے جا چکے ہیں۔ انہیں ابھی تک خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ تاہم توقع کی جا رہی ہے کہ آئندہ پندرہ روز کے اندر کسی بھی وقت ان فیصلوں کے بارے میں ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کر دیا جائے گا۔ چاروں بڑی طاقتوں کی کانفرنس ۱۳ اپریل کو شروع ہوئی تھی۔ خیال ہے کہ بدھ کے روز کانفرنس کا جو اجلاس ہو رہا تھا وہ کسی آئندہ تاریخ تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے گا۔

ایجنسی فرانس پریس نے بتایا ہے کہ چار بڑی طاقتوں کے درمیان عام مسائل پر سمجھوتہ ہو چکا ہے تاہم ابھی تک اسے بھی خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ ایجنسی نے مزید کہا ہے کہ چاروں طاقتیں اس بات پر رضامند ہیں کہ نہر سویز میں جہاز رانی کی آزادی ہونی چاہیئے اور سلامتی کونسل کی ۲۲ نومبر کی قرارداد کے مطابق دوسرے مسائل طے کئے جائیں بہرحال ابھی ان مسائل کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ جن کی وجہ سے اس علاقہ میں ابھی تک امن کا قیام ممکن نہیں ہو سکا۔ ان مسائل میں اسرائیلی فوجوں کی واپسی اور سرحدوں کی نشاندہی وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فیصلہ کرنا بھی باقی ہے کہ سلامتی کونسل کی قرارداد پر کس طرح عمل درآمد کرایا جائے۔

چو این لائی سے پاکستانی سفیر کی دوستانہ ملاقات

اسلام آباد ۲۱ مئی ۔ چین میں پاکستان کے سفیر خواجہ محمد قیصر نے ہفتہ کے روز چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے ملاقات کی۔ پیکنگ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق پاکستانی سفیر نے چینی وزیر اعظم سے یہ ملاقات اپنی حکومت سے صلاح مشورہ کے لئے اسلام آباد روانہ ہونے سے پہلے کی۔ ان اطلاعات کے مطابق مسٹر چو این لائی۔ اور مسٹر کے ایم قیصر نے اس موقع پر دوستانہ بات چیت کی۔ چینی وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان اور چین کے درمیان گہرے روابط اور دوستی میں اضافہ ہونے دینا چاہیئے۔

چینی وزیر اعظم نے پاکستانی سفیر سے درخواست کی وہ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان کو ان کی طرف سے نیک خواہشات اور مبارکباد کا پیغام پہنچا دیں۔ پاکستانی سفیر لاہور میں یورپ اور ایشیا کے ممالک میں متعین پاکستانی سفیروں کی ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکستان آ رہے ہیں۔

اپالو دہم چاند کے نواح میں پہنچ گیا

ہوسٹن ۲۱ مئی ۔ امریکی خلائی جہاز اپالو دہم، چاند کی طرف تیزی سے جا رہا ہے کل صبح تک وہ آدھے سے زیادہ راستہ طے کر چکا تھا اپالو اپنے راکٹ کے خول سمیت ساڑھے چار ہزار فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے پرواز کر رہا ہے۔ خلائی جہاز کے ہوابازوں نے کل زمین والوں کے لئے موسیقی کا ورائٹی پروگرام بھی پیش کیا جس میں انہوں نے امریکہ کے مقبول ترین گیت سنائے۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق خلائی جہاز کی رفتار قدرے سست ہو چکی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اسے زمین کی طرف سے زبردست کشش کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تاہم یہ رفتار پھر تیز ہو جائے گی۔

مونہہ کھر
FOOT AND MOUTH

جانوروں کی وبائی بیماری ہے جس میں مونہہ اور پاؤں پک جاتے ہیں اور بہت سے جانور کمزور ہو کر مر جاتے ہیں۔ اکسیر مونہہ کھر اس مرض کا کامیاب علاج ہے قیمت فی پیکٹ ۱/- درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصد کمیشن دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی نوٹ: ایک جانور کے لئے عموماً اکسیر مونہہ کھر کے دو پیکٹ کافی ہوتے ہیں

ڈاکٹر راجہ ہومیو ایڈ کمپنی گولبازار ربوہ

قابلِ فروخت مکان

ایک عمدہ باموقع کوٹھی نما مکان (دارالعلوم غربی) قابل فروخت ہے۔ رقبہ ایک کنال۔ پہنٹے لمبائی سڑک پر۔ پانی میٹھا۔ ہائی سکول، کالج، اور مجوزہ اقصیٰ بالکل نزدیک ہے مکانیت ایک بیٹھک ۱۵×۱۳ دو کمرے ۱۵×۱۲ کشادہ باورچی خانہ دونوں طرف صحن اور دو برآمدے، بیت الخلاء فلش سسٹم، خواہش مند حضرات معرفت ڈاک ریڈیو سروس حملہ دارالبرکات ربوہ رجوع فرمائیں۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اس طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے تین صد یا اس سے زائد روپیہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے دیگر بہنیں بھی تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے نمایاں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کو حاصل کریں۔

۷۳۶۔ محترمہ فاتنہ بیگم صاحبہ بیگم بشیر احمد صاحب آرچرڈ ملبغ	۳۰۰ — —
۷۳۷۔ محترمہ بشارت النساء صاحبہ بیگم میجر عبدالقادر صاحب دارالیمن ربوہ	۳۰۰ — —
۷۳۸۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ بیگم چوہدری محمد حسین صاحب جیمیہ ہیڈ خان کی۔ ضلع گوجرانوالہ	۴۰۰ — —
۷۳۹۔ محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ بیگم عبداللہ خان صاحب پشاور	۳۰۰ — —
۷۴۰۔ لجنہ اماء اللہ لکی نو ضلع جھنگ۔	۳۳۲ — —

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خریداران الفضل کے لئے ضروری اعلان

خریداران الفضل کی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں جن صاحبان نے اپنا پتہ وغیرہ تبدیل کروانا ہو یا کوئی غلطی درست کروانی ہو تو دفتر ہذا کو اپنے صحیح پتہ سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ نیز چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں۔ بصورت دیگر تعمیل بروقت نہیں ہو سکے گی۔ (منیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار ایک عرصہ سے درد گردہ میں مبتلا تھا خدا تعالیٰ کے فضل اور احباب کرام کی دعاؤں سے درد گردہ سے تو نجات مل گئی ہے مگر پیشاب کی تکلیف ابھی باقی ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بیماری سے بھی نجات بخشے۔ (ماسٹر غلام محمد نصیر علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

۲۔ خاکسار امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبدالباری محمود۔ رحمت بازار۔ ربوہ

اسلامی شریعت نے جس قدر احکام دیئے ہیں خود بنی نوع انسان کے فائدے کیلئے دیئے ہیں

ہر چند کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ خدا کا ہی ہے لیکن اسے خود کسی چیز کی ضرورت نہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے وہ خدا کا ہی ہے اور اس کو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ پس ہر قربانی جو وہ تم سے چاہتا ہے صرف تمہارے فائدے کے لئے چاہتا ہے اپنے فائدے کے لئے نہیں۔ چنانچہ اسلامی تعلیم پر غور کر کے دیکھ لو اس نے جس قدر احکام دیئے ہیں محض بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے دیئے ہیں اس لئے نہیں دیئے کہ ان سے اس کی خدائی میں کوئی اضافہ ہوتا ہے اگر اس نے نمازوں کا حکم دیا ہے یا روزوں کا حکم دیا ہے یا زکوٰۃ اور صدقہ خیرات کا حکم دیا ہے یا حج کا حکم دیا ہے تو یہ تمام احکام ایسے ہیں جن کا بالذات فائدہ خود انسان کو ہی پہنچتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو نہیں مثلاً نماز کو ہی لے لو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت ع۵) نماز انسان کو بدیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ پس جو شخص صحیح معنوں میں نماز پڑھتا ہے اُسے دوسرے روحانی فوائد کے علاوہ ذاتی طور پر یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ وہ برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اسیطرح نماز سے یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ قومی شیرازہ کو متحد رکھنے کا خیال ہر وقت انسان کے ذہن میں جاگزیں رہتا ہے اور اسے یہ احساس رہتا ہے کہ ہمارا ہر وقت ایک واجب الاطاعت امام ہونا چاہئے۔ جس کی متابعت میں خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کیا جا سکے، پھر مسجد میں پانچوں وقت نماز کے لئے جانا ایسی چیز ہے جو بنی نوع انسان کو ذاتی فائدہ پہنچانے والی چیز ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت ہوتی رہتی ہے اور مسلمان تنظیمی رنگ میں اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اسیطرح روزہ ایک اہم اسلامی عبادت ہے مگر اس کا فائدہ بھی خود انسان کو پہنچتا ہے خدا تعالےٰ کو نہیں۔ روزہ کے ذریعہ افراد کے اندر مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے اور یہ ایسی چیز ہے جو مختلف اوقات میں اس کے بے حد کام آتی ہے۔ اسیطرح روزہ کے ذریعہ غرباء کی حالت کا احساس پیدا ہوتا ہے اور ان کو ابھارنے اور ترقی دینے کا جذبہ ترقی کرتا ہے۔ جس سے بحیثیت مجموعی تمام قوم فائدہ اٹھاتی ہے اور ترقی کی منزلیں جلد جلد طے کرنے لگتی ہے۔ یہی حال زکوٰۃ کا ہے وہ بھی قومی ترقی کا ایک زبردست ذریعہ ہے کیونکہ حکومت امراء سے ان کے اموال کا ایک حصہ لے کر غرباء پر خرچ کرتی ہے اور اس طرح فقراء اور مساکین مؤلفۃ القلوب اور مصائب و آفات میں مبتلا انسان اس روپیہ سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی طاقت حاصل کر لیتے ہیں۔ اور قوم اور ملک میں ضعف پیدا نہیں ہوتا۔

اسیطرح حج بھی ارکان اسلام میں شامل ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو اس کا فائدہ بھی خود مسلمانوں کو ہی پہنچتا ہے کیونکہ اس سے ایک تو خدا تعالےٰ کی خاطر اپنا وطن چھوڑنے کی عادت پیدا ہوتی ہے اور پھر مکہ مکرمہ میں جب دنیا کے تمام اطراف سے مسلمان جمع ہوتے ہیں تو عالمی اخوت کا احساس ترقی کرتا ہے اور باہمی اتحاد کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں۔

غرض اسلامی شریعت نے جس قدر احکام دیئے ہیں خود بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے دیئے ہیں۔ ورنہ خدا تعالےٰ ان میں سے کسی چیز کا محتاج نہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ حج ص۸۱-۸۲)

قرآن حکیم مساکین و غرباء پر مال خرچ کرنے کو حصول رضائے الٰہی کی بنیاد قرار دیتا ہے

نوع انسانی کی خدمت کے قرآنی تصور پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب کی تقریر

لائل پور ۲۱ مئی۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر جسٹس شیخ بشیر احمد نے کہا ہے کہ قرآن حکیم نوع انسان کی خدمت کو اوّلیت دیتا ہے اور غرباء و مساکین پر مال خرچ کرنے کو رضائے الٰہی کے حصول کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ آپ مہمان خصوصی کی حیثیت سے گزشتہ شب لیاں روڈ کلب کے زیر اہتمام نوع انسانی کی خدمت کے قرآنی تصور کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے۔

جسٹس بشیر احمد نے کہا قرآن انسان کی ہستی کی نفی نہیں کرتا۔ مگر انسان کو اپنی ہستی اور نفسانی خواہشات سے بالا رہ کر بلا تمیز رنگ و نسل اور مشرق و مغرب، خدمت انسانی کی تلقین کرتا ہے انہوں نے کہا قرآن حکیم اپنے اندر ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے ہدایت کا سامان رکھتا ہے۔ ہمیں مغرب کے خدمت خلق اور انسانی بھلائی کے کاموں سے مرعوب ہونے کی بجائے خوش ہونا چاہیئے کہ قرآنی تعلیمات کے انوار مغربی قوموں پر بھی اثر انداز ہیں۔ انہوں نے شستہ انگریزی زبان میں قرآن کریم کے حوالہ جات کی روشنی میں متذکرہ موضوع کو بڑے عمدہ پیرائے میں واضح کیا۔ اجلاس کی صدارت میاں محمد رفیع منوں نے کی۔ مہمان خصوصی کا تعارف لائل پور کی معروف سماجی شخصیت شیخ بشیر احمد نے کرایا۔ تقریب کے اختتام پر بریگیڈیئر مظفر الدین نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا معاشرتی برائیوں کے خاتمہ اور اخلاقی اقدار کو اجاگر کرنے کی قرآن کریم سے بہتر کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ (نوائے وقت ۲۱ مئی)

وقف جدید، اور مربیان سلسلہ کے فرائض

اللہ تعالےٰ کے فضل سے بعض جماعتوں میں جہاں مربیان سلسلہ مقیم ہیں، وقف جدید کے کام میں قابل تعریف وسعت پیدا ہوئی ہے اور ہمارے مربیان سلسلہ نے مقامی سیکرٹریان وقف جدید اور سیکرٹری صاحبان مال کے تعاون سے اور خود اپنے جذبہ خدمت سے کام لے کر وقف جدید کے وعدے بھجوانے اور وصولیاں کرانے میں خاصے اہتمام سے کام لیا ہے۔ اس سلسلے میں جماعت احمدیہ بہاولپور، جڑانوالہ، شیخوپورہ، اور گجرات کے مربی صاحبان خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ان کی جدوجہد اور محنت کے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔

تمام جماعتوں کے سیکرٹریان وقف جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مربی صاحبان سے مکمل تعاون فرماویں اور اپنے اپنے حلقے میں اس امر کی نگرانی فرماویں کہ کوئی دوست بھی ایسے نہ ہوں جنہیں تحریک نہ کی گئی ہو۔ اور جنہوں نے کم از کم اس میں اقل شرح کے مطابق بھی حصہ نہ لیا ہو۔ یہ وہ عالمگیر تحریک ہے کہ جس میں شامل ہونا ہر چھوٹے بڑے کا فرض ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

اعلان وقار عمل

۲۳ ہجرت ۱۳۴۸ ہش بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے چھ بجے سے ۸½ تک سارے ربوہ میں مجلس مقامی کے تحت وقار عمل منایا جا رہا ہے۔ زعماء کرام اپنے اپنے حلقہ میں اس وقت وقار عمل کی نگرانی کریں گے اوّل، دوم اور سوم آنے والی مجالس کو انعام دیا جائیگا

(ناظم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے ایک سوال

کیا آپ نے گزشتہ ماہ کی رپورٹ کارگزاری دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دی ہے؟۔ اگر ابھی تک رپورٹ نہیں بھیجی تو اب فوری طور پر تیار کر کے ارسال کر دیں۔ یاد رکھئے ہر ماہ کی پندرہ ۱۵ تاریخ تک خدام و اطفال کی ماہانہ رپورٹ کا مرکز میں پہنچنا ضروری ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)